کیا تھا۔ ان کی طرف سے پیہم یہ مطالبہ رہا کہ مسلمانوں کو جداگانہ قوم تسلیم کیا جائے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی قیام پاکستان کے پہلے کے طرز عمل کو اپناتے ہوئے پاکستان میں اقلیتوں کو جداگانہ طرزِ انتخاب کے ذریعے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا گیا اور جس بات کا مطالبہ پاکستان بننے سے پہلے مسلمان اپنے لیے کر رہے تھے، اسی طرح کی سہولت پاکستان بننے کے بعد ہمارے ہاں موجود اقلیتوں کو دی گئی، کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اقلیتوں میں احساس محرومی پیدا نہ ہونے پائے۔ اب ہمارے الیکشن کمیشن کی طرف سے غیر مسلم نشستوں کے لیے موجودہ جداگانہ طریقِ انتخاب ختم کر کے مخلوط طرزِ انتخاب کی سفارش نہایت قابل اعتراض ہے اور اس طرح اقلیتوں کی طرف سے یہ شکایت پیدا ہو سکتی ہے کہ ان کا حق مارا جا رہا ہے، چونکہ یہ سفارشات صدر مملکت اور وزیر اعظم کو پیش کی جانی ہیں، اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ ہماری تاریخ کو سامنے رکھیں اور طرزِ انتخاب کے بارے میں غیر منطقی اور بودی سفارشات کو کسی صورت قبول نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح پنڈورا بکس کھل جائے گا اور اقلیتوں کی طرف سے حق تلفی کا طعنہ دیا جائے گا۔ ہمارے ملک میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا تحفظ کیا جا رہا ہے۔ آئندہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ کوئی بھی غلط قدم ملک و قوم کے لیے سود مند ثابت نہیں ہوگا۔ الیکشن کمیشن نے ۱۹۷۳ء کے آئین کے اصل مسودے کے مطابق مخلوط طرزِ انتخاب کی جو سفارش کی ہے تو اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے آئین میں مخلوط طرزِ انتخاب کی شق اس لیے رکھی تھی کہ اقلیتوں کے ووٹ پیپلز پارٹی حاصل کر کے اپنے سیاسی مفادات حاصل کر سکے، تاہم جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۸۰ء میں مخلوط طرزِ انتخاب کی جگہ جداگانہ طرزِ انتخاب کو رائج کر کے اس قباحت کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی، تاکہ کوئی اقلیتوں کے ووٹوں سے اپنے سیاسی مفادات حاصل نہ کر سکے۔ الیکشن کمیشن کو اب ۱۹۷۳ء کے آئین کے حوالے سے دوبارہ ایک غلط طریقہ انتخاب رائج کرنے کی سفارش نہیں کرنی چاہیے اور جداگانہ طریقِ انتخاب کے سلسلے کو ختم کرنے کا مشورہ نہیں دینا چاہیے۔
(روزنامہ "نوائے وقت" - راولپنڈی، ۱۶ ستمبر ۱۹۹۷ء)

: توہینِ رسالت کا قانون ختم کیا جائے۔ —— پطرس غنی

"پاکستان اقلیتی حق پرست پارٹی" نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ توہینِ رسالت کے قانون کی دفعہ ۲۹۵ - سی ختم کی جائے۔ بھٹہ نیک عالم [راولپنڈی] میں کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پارٹی لیڈر پطرس غنی نے کہا کہ صدر مملکت نے بھی یہ قانون ختم کرانے کا وعدہ کیا تھا، مگر عمل نہیں کیا اور دو کروڑ مسیحی عوام کو نظر انداز کر کے اُن کی توہین کی گئی ہے۔ اُنھوں نے وزیر اعظم نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شق کو ختم کریں۔ اُنھوں نے دھمکی دی کہ اگر ملک میں آئندہ کسی بھی

مسیحی کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تو مسیحی عوام اس تھانے کا گھیراؤ کریں گے اور اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی فورم پر اِس مسئلہ کو اٹھایا جائے گا۔ اُنھوں نے اِس قانون کو مسیحی عوام کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار قرار دیا۔" (روز نامہ "جنگ" - راولپنڈی، ۲۸ اگست ۱۹۹۷ء)

:اقلیّتیں اور آزادی کے پچاس سال

گولڈن جوبلی تقریبات کے حوالے سے مسیحی برادری کی مختلف تنظیمیں سیمیناروں، جلسے جلوسوں اور کھیل تماشوں کا اہتمام کر رہی ہیں۔ ۱۴ ستمبر کو ایک نئی مسیحی تنظیم "حروف اکیڈمی" نے فیصل آباد میں "اقلیّتیں اور آزادی کے پچاس سال" کے عنوان سے خصوصی تقریب منعقد کی۔ پریس ریلیز کے مطابق ایمنسٹی انٹر نیشنل (پاکستان) کے صدر رانا قیصر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ "ابھی اقلیّتوں کو وہ پاکستان نہیں مل سکا جس کا تصوّر قائداعظم کے ذہن میں تھا۔" حروف اکیڈمی کے صدر نوید والٹر نے کہا کہ "تحریکِ پاکستان، تشکیلِ پاکستان اور تعمیر پاکستان میں اقلیّتوں کا واضح اور تاریخی کردار ہے، لیکن افسوس کہ عامتہ الناس اور سر کردہ ادارے اِسے اس لیے نہیں جانتے کہ پرنٹ اور الیکٹرنک میڈیا نے ہمیشہ اقلیّتوں کی خدمات کو نظر انداز کیا ہے۔" جناب والٹر نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ "حکومتِ پاکستان کی نگرانی میں تشکیل پانے والی تاریخی اور نصابی کتب میں اقلیّتوں کے زندگی کے ہر شعبے سے متعلق کردار کو بھی مد نظر رکھا جائے۔"

یورپ

آسٹریا: مسلم - مسیحی مشترک اجتماع

وائنا میں منعقدہ ایک مسلم - مسیحی اجتماع (۱۳ - ۱۶ مئی ۱۹۹۷ء) کے مقررین نے عالمی اُمور میں مذہبی رہنماؤں اور سیاست دانوں کے درمیان تعاون کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کلیسائی رہنماؤں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اختلافات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ اس اجتماع کا اہتمام آسٹریا کی وزارتِ خارجہ نے کیا تھا جس میں دُنیا کے مختلف ملکوں سے چالیس افراد شریک ہوئے تھے۔ اجتماع کے غور و فکر کا عنوان تھا "سب کے لیے ایک دُنیا۔"